احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 16 مئی 2013ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 16 مئی 2013ء 5 رجب 1434 ہجری 16 ہجرت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 110

ساری زمین

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:-

ساری زمین تمہارے لئے مسجد ہے جہاں کہیں بھی نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لیا کرو۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد حدیث نمبر 809)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت بھائی محمود احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں کرم دین والا مقدمہ گورداسپور میں دائر تھا۔ عموماً حضرت اقدس مقدمہ کی تاریخوں پر قادیان سے علی الصبح روانہ ہوتے تھے اور نماز فجر راستہ میں ہی حضرت مولوی فضل الدین صاحب بھیروی کی امامت میں ادا فرماتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 31)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

(غالباً 1903ء) ایک سفر میں جبکہ ہم چند خدام حضرت مسیح موعود کے ہمراہ قادیان سے گورداسپور جارہے تھے۔ اور قادیان سے بہت سویرے ہم سوار ہوئے تھے۔ نماز فجر کے وقت نہر پر پہنچے۔ اور وہاں نماز فجر ادا کی گئی اور حضور کے فرمانے سے عاجز راقم پیش امام ہوا۔ پانچ سات آدمی ساتھ تھے۔ (ذکر حبیب ص 110)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

(غالباً 1903ء) ایک دفعہ مقدمہ کرم دین میں جب کہ حضرت صاحب کمرہ عدالت میں بہ سبب سماعت مقدمہ تشریف فرما تھے۔ نماز ظہر کا وقت گزر گیا۔ اور نماز عصر کا وقت بھی تنگ ہو گیا۔ تب حضور نے عدالت سے نماز پڑھنے کی اجازت چاہی اور باہر آکر برآمدے میں ہی اکیلے ہی ہر دو نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔ (ذکر حبیب ص 110)

میر عنایت علی شاہ صاحب لودھیانوی بیان کرتے ہیں کہ جب اول ہی اول حضور اقدس لدھیانہ تشریف لائے تھے تو صرف تین آدمی ہمراہ تھے۔ میاں جان محمد صاحب و حافظ حامد علی صاحب اور لالہ ملاوامل صاحب غالباً تین روز حضور لدھیانہ میں ٹھہرے۔ ایک روز حضور بہت سے احباب کے ساتھ سیر کو تشریف لے گئے۔ خاکسار بھی ہمراہ تھا راستہ میں عصر کی نماز کا وقت آ گیا۔ حضور نے وہیں پر مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 34)

آپ کو مقدمات کے لئے کئی سفر کرنے پڑے مگر مقدمات خواہ کتنے پیچیدہ اہم اور آپ کی ذات یا خاندان کے لئے دوررس نتائج کے حامل ہوتے آپ نماز کی ادائیگی کو ہر صورت میں مقدم رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ کا ریکارڈ ہے کہ آپ نے ان مقدمات کے دوران میں کبھی کوئی نماز قضاء نہیں ہونے دی۔ عین کچہری میں نماز کا وقت آتا تو اس کمال محویت اور ذوق شوق سے مصروف نماز ہو جاتے کہ گویا آپ صرف نماز پڑھنے کے لئے آئے ہیں کوئی اور کام آپ کے مدنظر نہیں ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ آپ خدا تعالیٰ کے حضور کھڑے عجز و نیاز کر رہے ہوتے اور مقدمہ میں طلبی ہو جاتی مگر آپ کے استغراق، توکل علی اللہ اور حضور قلب کا یہ عالم تھا کہ جب تک مولائے حقیقی کے آستانہ پر جی بھر کر الحاح وزاری نہ کر لیتے اس کے دربار سے واپسی کا خیال تک نہ لاتے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں:

''میں بٹالہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا اور میں نماز پڑھنے لگا۔ چپڑاسی نے آواز دی مگر میں نماز میں تھا فریق ثانی پیش ہو گیا اور اس نے یک طرفہ کارروائی سے فائدہ اٹھانا چاہا اور بہت زور اس بات پر دیا۔ مگر عدالت نے پروانہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی۔ میں جب نماز سے فارغ ہو کر گیا تو مجھے خیال تھا کہ شاید حاکم نے قانونی طور پر میری غیر حاضری کو دیکھا ہو۔ مگر جب میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں تو نماز پڑھ رہا تھا تو اس نے کہا میں تو آپ کو ڈگری دے چکا ہوں۔''

(حیات احمد ص 74)

سب قوموں کی گواہی

''بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں سنائی جائے گی تا کہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو تب انجام ہوگا۔''

(متی باب 24 آیت 14)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

بنیادی امور داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ

1۔ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2۔ داخلہ میٹرک/ ایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا تاہم نتیجہ نکلنے سے قبل درخواست بھجوا دی جائے۔

3۔ میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے پاس کیلئے 19 سال ہے۔

4۔ امیدوار اپنی درخواست سادہ کاغذ پر اپنے ہاتھ سے تحریر کر کے بنام وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ بھجوائے۔

5۔ درخواست میں امیدوار اپنا نام، ولدیت تاریخ پیدائش، تعلیم (میٹرک/ ایف اے) مکمل پتہ تصویر پاسپورٹ سائز اور اگر واقف نو ہے تو حوالہ نمبر ضرور تحریر کرے۔

6۔ درخواست پر امیدوار کے والد/ والدہ سرپرست کے دستخط ہونے ضروری ہیں۔

7۔ درخواست مکرم امیر صاحب/ صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور سفارش کروانے کے بعد بھجوائیں۔

8۔ داخلہ کے لئے امیدوار کا تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں پاس ہونا ضروری ہے۔ جس کی تاریخ کا اعلان ہو جائے گا۔

9۔ امیدوار کی طبی رپورٹ کا تسلی بخش ہونا بھی ضروری ہے۔

10۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 047-6211082 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

(وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ)

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب

نسل در نسل برکت کا سلسلہ

سیدنا حضرت مصلح موعودنے 1948ء کے آغاز میں میرے والدمحترم مولانا محمد منور صاحب کو پہلی بار بیرون ملک کینیا، مشرقی افریقہ بھجوایا۔ میری والدہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اپنے سسرال میں میرے دادا جان اوردادی جان کے پاس پاکستان میں رہیں۔ابا جان کے جانے کے چندماہ بعد 7-اکتوبر 1948ءکوکسووال (ضلع ساہیوال) میں میری پیدائش ہوئی۔جووالدین کی شادی کے 8سال بعد ہوئی تھی۔

جب اباجان واپس پاکستان آئے تو میری عمرساڑھے چارسال تھی۔واپس آکر اباجان نے اپنی چچازاد (جو خالہ زادبھی تھیں) محترمہ امتیاز بیگم صاحبہ سے دوسری شادی کی اوررخصت گزار کر بذریعہ بحری جہاز واپس میدان عمل میں چلے گئے۔ میری دو مائیں اور میں بھی اس دفعہ ساتھ تھے۔ دوسری والدہ سے میری اکلوتی ہمشیرہ عزیزہ امۃ النور طاہرہ 3-دسمبر 1955ءکوکسوموں میں پیدا ہوئی۔ جس دن عزیزہ کی پیدائش ہوئی اسی دن میرا سکول کا رزلٹ نکلا تھااور میں پہلی کلاس میں اوّل آیا تھا۔یوں گھر میں اُس روز 2 خوشیاں اکٹھی ہو گئیں۔ہماری یہ مختصر سی فیملی ایک ابو، 2مائیں اورہم 2بہن بھائی، جولائی 1960ءتک کینیا میں رہے اور14-جولائی1960ءکوہم بذریعہ ٹرین نیروبی سے پاکستان روانہ ہوئے۔

17جولائی 1960ءکوہم لوگ بحری جہاز S.S.KARANJA پرممباسہ سے سوار ہوئے جو 27-جولائی کوکراچی لنگرانداز ہوا۔اس وقت کے سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی محترم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب بندرگاہ میں ہمیں لینے آئے ہوئے تھے۔

کسوموں سے اباجان کاتبادلہ نیروبی ہوگیا اورنیروبی کے ایک علاقہ EASTLEIGH میں ہماری رہائش تھی۔ یہ انہی دنوں کاایک واقعہ ہے کہ ایک روزمیرادل چاکلیٹ کھانے کو مچل گیا۔ اباجان سے کہامیں نے چاکلیٹ کھانی ہے۔فرمایا یہ کونسامشکل کام ہے۔تم لیٹ جاؤ، میں تمہیں چُٹک مارتاہوں توچاکلیٹ کامزہ آجائے گا۔مذاق کی بات تھی لیکن اس سے گھر کاماحول خوشگوار ہوگیا۔ سب نے قناعت کایہ فارمولا Enjoy کیااور بات ختم ہوگئی۔بچت بھی ہوگئی اورچاکلیٹ سے زیادہ لطف بھی آگیا۔

آج سے پچاس یاساٹھ سال پہلے کی کسی قدر تنگی کے زمانہ کایہ دلچسپ واقعہ ہے۔ جسے یقیناً کوئی ایسی قابل ذکر قربانی اورصبر کے واقعہ کے طور پر قطعاً پیش نہیں کیاجاسکتا۔ایک معصوم خواہش تھی جومزاح میں بدل گئی اورمطمئن کرگئی۔

لیکن اللہ کے رنگ بھی عجیب ہوتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اگراسے پیار آجائے تو چھوٹی چیز کااجربھی وہ بہت بڑا عطا فرماتا ہے۔ مجھے بھی خدا کی رحمت کےاس سلوک کا تجربہ ہے۔

اوپر درج واقعہ کوخدا تعالیٰ نے اس طرح نوازا کہ آج دل چاہتاہے کہ احباب کے ساتھ اسے Share کروں۔

فروری2009ء میں ہونے والے جماعت احمدیہ سیرالیون کے سالانہ جلسہ کیلئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عاجز کومرکزی نمائندہ بناکرسیرالیون بھجوایا۔ جب سیرالیون جانے کی تیاری کررہاتھاتوایک دن ہمارا واقف نونواسہ عزیز احسن احمداعوان ابن مکرم ظفراحمداعوان صاحب (دارالصدرغربی، حلقہ قمر) بڑے پیار سے میرے پاس آکر بیٹھ گیااور کہنے لگا، ”نانا ابو ایک فرمائش کروں“میں نے کہا ’کرو‘ کہنے لگا دورہ سے واپسی پرمیرے لئے چاکلیٹ ضرور لے کرآئیں۔میں نے دعدہ کیاکہ ضرورلاؤں گا۔

سیرالیون، لائبیریا، گیمبیااورکینیاکے اس دورہ کے بعد واپسی پرجب میں دوبئی DUBAI ایئرپورٹ اُتراتومجھے عزیزاحسن کی فرمائش یاد تھی۔میں سیدھاDUTY FREE SHOP پرگیا۔مختلف قسم کی Chocolates خریدیں۔ اوراحسن کے لئے خاص طورپرسارے ایئرپورٹ پرموجود Chocolate کاسب سے بڑاPack خریدا۔جب خریدی گئی کل چاکلیٹ کاوزن کیا تو10 کلوتھا۔دل اللہ کےشکرسےلبریز تھااورپُرنم آنکھوں کے ساتھ میں لاہور کے جہاز پر سوار ہوگیا۔لاہورآکراُترا۔عزیزاحسن اپنی نانی اماں اوردیگرعزیزان کےساتھ میرے انتظار میں تھے۔ اورمیں نے ربوہ کے لئے گاڑی میں بیٹھتے ہی عزیزاحسن کی امانت اس کے سپرد کی۔اس کے چہرہ کی چمک اورخوشی دیکھ کر میرادل باغ باغ ہوگیااوراللہ تعالیٰ کاشکراداکیا۔

یہ واقعہ معمولی ہےاورشائد قابل ذکربھی نہیں لیکن جوپس منظرمیں نے بیان کیاہےاس سے یہ سبق ملتاہے کہ خدابعض اوقات جذبات کی بے نام بے وقعت، بے حقیقت قربانی بھی قبول کرلے تونسلیں برکت پاتی ہیں۔مولانا محمدمنورصاحب کی تیسری نسل اس بات کی گواہ ہے اورہم اپنے پیارے خداسے امیدرکھتے ہیں کہ وہ ہمیشہ ہماری نسل درنسل دستگیری فرمائے گا۔تھوڑےکوزیادہ سمجھ کرقبول کرے گااورہمیں اپنے وفادار بندوں میں رکھے گا۔

قارئین سے دعاکی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم سے اورہماری نسلوں سے راضی رہے۔ خلافت کے وفادارغلاموں میں رکھےاورپردہ پوشی فرماتے ہوئے انجام بخیرفرمائے۔ آمین

ا۔نصیر

میری ہمشیرہ محترمہ امۃ الحئی صاحبہ کا ذکر خیر

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد محمود اقبال صاحب واقف زندگی کوارٹرز تحریک جدید ربوہ 2/اپریل 2012ء بوقت نماز مغرب اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔

مرحومہ میری بڑی بہن اور والدین کی سب سے بڑی اولادتھیں۔آپ نہایت دعاگو، عبادت گزار، قرآن کریم کی عاشق، سادہ طبیعت، نیک صفت خاتون تھیں۔ جماعت اور خلفاء کے ساتھ اخلاص و وفا کا گہراتعلق تھا۔جماعتی ذمہ داریوں کو دل و جان سے ادا کرتی تھیں۔نہایت خوش گفتار، چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی۔ تمام زندگی خدمت دین میں بسر کی۔

زندگی کا بیشتر حصہ پہلے کراچی میں، پھر گیمبیا میں گزرااور اب ربوہ میں قیام پذیرتھیں۔ گیمبیا قیام کے دوران آپ کوحضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی میزبانی کا مبارک شرف بھی حاصل ہوا۔ 1997ء میں گیمبیا سے چھٹیوں پر پاکستان آئے پھر گیمبیا کے حالات خراب ہوگئے اور واپس نہ جاسکے۔اس طرح ربوہ میں زندگی کا آغاز بغیر کسی دنیاوی سامان کے محض توکل علی اللہ شروع کیااور کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔سخت آزمائش کے دن نہایت صبر سے گزارے۔خداکے فضل سے موصیہ تھیں وصیت کی ادائیگی اپنے زیور میں سے کچھ زیور دے کر کی تاکہ پورا ثواب ملے۔

خدمت خلق میں پیش پیش رہتیں۔ چندے وصول کرنے میں خاص ملکہ حاصل تھا۔ وصولیاں ہمیشہ وعدہ جات سے زیادہ ہی لیتی رہیں۔اس سلسلہ میں انعامات بھی حاصل کئے۔ ایک دینی مشن کی طرح روز جماعتی کاموں کے لئے نکلتی تھیں۔اگرچہ ان کوسانس کی تکلیف تھی مگر بیماری کو کبھی جماعتی کاموں میں حائل نہ ہونے دیا۔آخری وقت بھی باوجودخرابی طبیعت کے اجلاس کروانے کے لئے گئیں۔ پھر ایک احمدی گھرانے کا دورہ کرنے گئیں وہیں ہارٹ اٹیک ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ جان، مال، وقت اور اولاد سب کا حق ادا کردیا۔ اس آخری اجلاس میں بھی ممبرات کو عہدنامہ پر پورا اترنے کی تلقین کررہی تھیں۔

اپنی وفات سے تین دن قبل ربوہ میں ہونے والے شہید ماسٹر عبدالقدوس صاحب کے گھر گئیں۔ بیوہ اور بچوں سے بہت ہمدردی کا سلوک کیا۔ بچوں کو گود میں لے کر پیار کیا۔اس واقعہ کا آپ کے دل پر گہرااثر تھا۔

آخری وقت تک برقع میں ملبوس تھیں۔دین کی خدمت کرتے ہوئے وفات ہوئی اس طرح آپ نے بھی شہادت کاعظیم رتبہ پایا۔

آپ کی ازدواجی زندگی مثالی تھی۔ دونوں میاں بیوی کا آپس میں پیار کا گہراتعلق تھا۔اپنی 34 سالہ ازدواجی زندگی میں کبھی بھی دونوں کواونچی آواز میں بولتے نہیں دیکھا۔ پورے خاندان کا ایک مثالی جوڑا تھا۔آپ نے شوہر کے علاوہ تین بیٹیاں مکرمہ ڈاکٹر نبیلہ صدف عاصم حال مقیم کینیڈا، مکرمہ شافعہ سجاد حال مقیم امریکہ اور مکرمہ سارہ طلحہ حال مقیم لاہور، 3 نواسے اور 3 نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔خدا کے فضل سے تینوں بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔

بزرگ والدہ جودوماہ قبل کافی بیمار تھیں۔ان کو بھی اپنے پاس لائیں اور خدمت کرنے کا ایک اور موقع حاصل کیا۔سسرال، میکہ اور جماعت سب کو ساتھ لے کر چلتیں۔خوشی اور غمی میں ہر جگہ سب سے پہلے موجود ہوتیں۔اسی لئے وفات کے وقت ایک جم غفیر تھااور ہرآنکھ اشکبار تھی۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے ان سے خاص شفقت کا سلوک فرمائے۔اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔بچیوں کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ بزرگ والدہ، شوہر اور باقی لواحقین کوصبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ امریکہ (1)

لاس اینجلز آمد، بیت الحمید میں استقبال، فیملی ملاقاتیں اور میڈیا میں حضور انور کی آمد کا تذکرہ

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

4 مئی 2013ء

آج کا دن جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ میں، ایک تاریخ ساز اور انتہائی برکتوں کا حامل دن ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے لئے اپنا تیسرا سفر اختیار فرمایا۔ اس سفر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ امریکہ کے مغربی حصہ (West Cost) کی طرف یہ پہلا سفر ہے اور کیلیفورنیا (California) سٹیٹ کی جماعتیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود سے فیضیاب ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جون 2008ء میں امریکہ کا پہلا دورہ فرمایا تھا۔ جو امریکہ کے مشرقی حصہ کی طرف تھا۔ اس سفر میں حضور انور نے واشنگٹن میں قیام فرمایا اور جلسہ سالانہ کے لئے Harrisburg کے علاقہ میں تشریف لے گئے تھے۔

پھر 16 جون تا 3 جولائی 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کا دوسرا دورہ فرمایا۔ یہ دورہ بھی امریکہ کے مشرقی علاقہ میں تھا۔ اس سفر کا آغاز شکاگو (Chicago) سے ہوا تھا۔ شکاگو کے علاوہ Zoin، Dayton، Columbus، Pittsburg، Washington DC، Harrisburg، Virginia اور Baltimore کی جماعتوں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لے گئے اور یہ سب جماعتیں اپنے پیارے آقا کے بابرکت وجود سے بہرہ ور ہوئیں۔

اب یہ تیسرا سفر امریکہ کے مغربی حصہ میں آباد جماعتوں اور ریاست کیلیفورنیا کے شہر لاس اینجلز کا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 3 مئی 2013ء کے خطبہ جمعہ میں اس سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

''میں ایک سفر پر جا رہا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے''۔ آمین

لندن سے روانگی

4 مئی بروز ہفتہ 2013ء صبح سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد وخواتین جمع تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا۔ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا ان دنوں لندن میں ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت آپ کو یاد فرمایا اور شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

قریباً آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہیتھرو ایئرپورٹ پر پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ، بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ایئرپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے مکرم امیر صاحب یوکے رفیق احمد حیات صاحب، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یوکے، مکرم وسیم احمد چوہدری صاحب صدر مجلس انصاراللہ، نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (دفتر وکالت تبشیر)، مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مربی انچارج غانا اور مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص) اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ہمراہ قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔

حضور انور نے ایئرپورٹ کے اندر جانے سے قبل ان تمام احباب کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔

ایئرپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یونائیٹڈ ایئرلائن کی کسٹمر سروس مینیجر، ریجنل سیکیورٹی آفیسر اور برٹش ایئرویز کی ڈیوٹی مینیجر نے خوش آمدید کہا اور ایک خاص پروٹوکول انتظام کے تحت ایئرپورٹ کے اندر سپیشل لاؤنج میں لائے۔

دس بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز میں سوار ہوئے۔ یونائیٹڈ ایئرلائن کی پرواز UA 935 دس بجکر پچاس منٹ پر ہیتھرو ایئرپورٹ لندن سے لاس اینجلز (امریکہ) کے لئے روانہ ہوئی۔

یونائیٹڈ ایئرلائن کا نیشنل آپریشن سنٹر شکاگو (امریکہ) میں ہے جو اس ایئرلائن کی تمام فلائٹس سے رابطہ میں رہتا ہے۔ شکاگو کا یہ نیشنل آپریشن سنٹر اس فلائٹ کو VIP کے طور پر Track کر رہا تھا اور جہاز کے Crew سے مسلسل رابطہ میں تھا۔

لاس اینجلز آمد

قریباً گیارہ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد لاس اینجلز کے مقامی وقت کے مطابق ایک بجکر پچیس منٹ پر جہاز لاس اینجلز کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا (لاس اینجلز (امریکہ) کا وقت لندن (یوکے) کے وقت سے آٹھ گھنٹے پیچھے ہے)

جہاز کے دروازے پر امیر صاحب یو ایس اے مکرم احسان اللہ ظفر صاحب، مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نائب امیر، مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر نے حضور انور کا استقبال کیا اور اس موقع پر امیگریشن چیف سپروائزر، یونائیٹڈ ایئرلائن کے کسٹمر سروس مینیجر اور ڈگنٹری پروٹیکشن یونٹ کے مینیجر نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

امیگریشن پراسز کے لئے خصوصی طور پر تین ڈیسک مقرر کئے گئے ہیں۔ ایک خصوصی انتظام کے تحت امیگریشن پراسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ اس موقع پر مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مربی انچارج یو ایس اے، مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب، مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر، مکرم اظہر حنیف صاحب نائب امیر و مربی سلسلہ، مکرم داؤد احمد حنیف صاحب مربی سلسلہ، مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ لاس اینجلز، مکرم ڈاکٹر بلال رانا صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور بعض دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو محترمہ قانتہ ظفر صاحبہ اہلیہ امیر صاحب یو ایس اے اور محترمہ عزیزہ رحمان صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نائب امیر یو ایس اے نے خوش آمدید کہا۔

Los Angeles کاؤنٹی کے Sheriff (یعنی شہر کے پولیس ہیڈ) Mr. Le Baca نے لاؤنج میں آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو لاس اینجلز آمد پر خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور کہا کہ جس طرح اس شہر کا نام فرشتے ہے۔ آج حضور انور کی اس شہر میں آمد سے حقیقی طور پر یہ نام اس شہر پر صادق آتا ہے۔ موصوف نے بتایا کہ ہمارا یہ شہر مختلف مذاہب اور لا مذہب گروپس کی آماجگاہ ہے اور سبھی قومیں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ یہاں امن کے ساتھ رہتے ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ یہاں مسلمانوں کے مختلف فرقے بھی ہیں اور کیا وہ آپس میں امن سے رہتے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ مسلمانوں کے مختلف فرقے ہیں، ایران، آذربائیجان سے آنے والے بھی یہاں آباد ہیں۔ لیکن سب باہم مل کر رہتے ہیں۔ ایرانی، شیعہ، سنی کوئی پرابلم نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا بعض دفعہ احمدیوں کے ساتھ دوسروں کی طرف سے پرابلم ہوتا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ وہ پاکستان جا چکے ہیں۔ اسلام آباد اور پشاور جا چکے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جب دوبارہ جائیں تو ربوہ بھی جائیں۔

شہر لاس اینجلز کی طرف سے کونسل ممبر Dennis Zine بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کے لئے ایئرپورٹ پر لاؤنج میں آئے اور حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شہر کی کونسل کی طرف سے خیر سگالی کا پیغام دیا اور حضور انور کو بتایا کہ ہمارا شہر رنگ و نسل اور قومیت کے لحاظ سے کیلیفورنیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ جس میں پانچ لاکھ مسلمان بستے ہیں۔ ہمارا شہر امریکہ میں مسلمانوں کے رہنے کے لحاظ سے سب سے بہترین جگہ ہے۔

موصوف نے کہا کہ یہاں جماعت احمدیہ ایک بڑی مضبوط کمیونٹی ہے۔ میری یہ خواہش اور تمنا ہے کہ میں لاس اینجلز میں ہزاروں احمدیوں کو آباد دیکھوں۔

کونسل ممبر Dennis Zine نے City of Los Angeles کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سرٹیفیکیٹ آف ویلکم (Certificate of Welcom) پیش کیا۔ جس میں یہ الفاظ تحریر تھے۔

حضور انور کے لاس اینجلز کے وزٹ کے موقع پر سٹی کونسل کی طرف سے ہم اپنی دلی تمناؤں اور بھرپور نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ حضور انور دوبارہ بھی اس شہر کا وزٹ کریں گے۔

آخر پر شہر کی پولیس کے ہیڈ Mr. Le Baca نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بڑی محبت سے عرض کیا کہ میرے درجنوں پولیس مین باہر آپ کی خدمت کے لئے تیار ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک خصوصی راستہ کے ذریعہ ایئرپورٹ سے باہر لایا گیا جو صرف انتہائی خصوصی اہمیت کے حامل

مہمانوں اور Dignitaries کے لئے مختص ہے۔
اس دروازہ کے ساتھ ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی کھڑی کی گئی تھی۔

اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئر پورٹ سے روانہ ہوئے پولیس کی ایک گاڑی اور چار موٹر سائیکل قافلہ کو Escort کر رہے تھے اس کے علاوہ آٹھ دس موٹر سائیکل مختلف فاصلوں پر چلتے ہوئے ساتھ ساتھ راستہ کلیئر کر رہے تھے۔ قریباً پچاس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جماعت لاس انجلز کے مرکزی سنٹر بیت الحمید تشریف آوری ہوئی۔

بیت الحمید میں استقبال

اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے امریکہ کی اس ریاست کیلیفورنیا کی مختلف جماعتوں کے علاوہ دور دراز شہروں اور بستیوں میں آباد حضور انور کے عشاق ہزاروں کی تعداد میں صبح سے ہی بیت الحمید پہنچنا شروع ہو گئے تھے مرد و خواتین اور بچوں، بوڑھوں کا ایک ہجوم تھا جو اپنے پیارے اور محبوب کے پُرنور چہرہ پر ایک نظر ڈالنے کے لئے بیتاب تھا۔

سال 1994ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے لاس انجلز کا دورہ فرمایا۔ اب قریباً 19 سال بعد خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم اس سرزمین پر پڑے تھے بہت سے خاندان اور فیملیز ایسی تھیں جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو براہ راست اپنے انتہائی قریب سے دیکھنا تھا۔ ان کا تو ایک ایک لمحہ بیتابی سے گزر رہا تھا۔ لاس انجلز (Los Angeles) جماعت کے مختلف حلقوں کے علاوہ یہ عشاق امریکہ کے اکاون مختلف علاقوں اور جماعتوں سے بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

Chicago، Zoin، St. Louis، Milwakee اور Oshkash کی جماعتوں سے آنے والے احباب دو ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ جبکہ Cleveland، Columbus اور Dayton سے آنے والے احباب اور فیملیز نے دو ہزار دو صد میل کا سفر اختیار کیا اور Alabama سے آنے والے دو ہزار تین صد میل کا سفر طے کر کے آئے۔ Virginia سے آنے والوں خاندانوں نے اڑھائی ہزار میل کا سفر طے کیا۔ Pittsburg سے دو ہزار چھ صد میل اور فلاڈلفیا سے آنے والے خاندان دو ہزار آٹھ صد میل کا سفر طے کر کے اپنے محبوب آقا کے استقبال کے لئے پہنچے تھے۔

اور پھر جو عشاق Miami، واشنگٹن، Boston، Baltimore، Launrel، Potomac، Research Triangle، نیوجرسی، Willingboro، Bronx، Brooklyn، Long Island اور Rochester کے علاقوں سے آئے تھے۔ وہ تین ہزار میل سے زائد سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ ہر ایک خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ بچوں اور بچیوں نے رنگ برنگے خوبصورت کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ہر چھوٹے بڑے کی نظر اس بیرونی گیٹ پر لگی ہوئی تھی جہاں سے کسی وقت بھی حضور انور کی گاڑی اس احمدیہ سنٹر میں داخل ہونے والی تھی۔

آخر وہ انتہائی بابرکت اور ہر ایک کے لئے یادگار اور تاریخ ساز لمحہ آ پہنچا۔ جب حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ دوسری طرف مرد و زن، بچوں، بوڑھوں کے ہاتھ بلند ہوگئے اور ہر ایک کی نظر اپنے آقا پر مرکوز تھی۔ نعرے بلند کئے جا رہے تھے اور بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں خیر مقدمی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ جو لوگ پہلی بار اپنے آقا کو دیکھ رہے تھے ان کے لئے جذبات پر قابو رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ان لوگوں کے لئے یہ ایسے لمحات تھے کہ اپنے جذبات پر قابو رکھنا ان کے بس میں ہی نہ تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں اور السلام علیکم کا جواب دے رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا انتظام بیت الحمید کے احاطہ میں واقع رہائشی حصہ گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ حضور انور احباب کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیت الحمید کا تعارف

جماعت احمدیہ لاس انجلز کی اس مرکزی بیت الحمید کی تعمیر 1987ء میں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس بیت کا سنگ بنیاد رکھا اور سال 1989ء میں اس کا افتتاح فرمایا۔ اس بیت کے مردانہ اور زنانہ ہال میں پانچصد اسی افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف پروگراموں کے لئے مردوں اور خواتین کے لئے دو علیحدہ علیحدہ طاہر ہال اور مسرور ہال ہیں۔ ان دونوں میں بھی مجموعی طور پر ایک ہزار کے لگ بھگ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

اس کمپلیکس میں چار کشادہ کلاس روم اور آٹھ دفاتر ہیں، اس کے علاوہ ایک لائبریری ہے اور دو کانفرنس روم ہیں۔ مربی سلسلہ کی ایک کشادہ رہائش گاہ اور ایک گیسٹ ہاؤس بھی ہے۔

ایک لنگر خانہ بھی تمام بنیادی ضروریات کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہے جس میں تین ہزار افراد کے کھانا پکانے کا انتظام ہے۔ لنگر خانہ کے ساتھ ہی ایک ڈائننگ ہال بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

جماعت کے اس مرکزی سنٹر کا مجموعی رقبہ پانچ ایکڑ ہے اور سارا رقبہ پختہ ہے اور یہاں 370 گاڑیوں کے پارک کرنے کی جگہ موجود ہے۔ جو رقبہ تعمیر شدہ ہے وہ 23 ہزار مربع فٹ ہے۔

جماعت احمدیہ کا یہ سنٹر کمیونٹی سروسز کے لئے بھی مہیا ہے۔ کسی ایمرجنسی کی صورت میں حکومت اس سنٹر کو عارضی پناہ گاہ کے طور پر بھی استعمال کرتی ہے۔ اسی طرح حکومت پولنگ سٹیشن کے طور پر بھی استعمال کرتی ہے۔ جماعت کا یہ سنٹر شہر کی ایک کھلی، کشادہ سڑک پر واقع ہے۔

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الحمید میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سارے کمپلیکس کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے مختلف دفاتر اور ہال دیکھے اور لنگر خانہ میں بھی تشریف لے گئے۔ یہاں شام کا کھانا پکایا جا رہا تھا۔ کارکنان نے حضور انور سے شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان کارکنان سے گفتگو بھی فرمائی۔

حضور انور نے گیسٹ ہاؤس کا بھی معائنہ فرمایا۔ اس کمپلیکس کے ایک کھلے احاطہ میں باسکٹ بال کورٹ تیار کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ گراؤنڈ دیکھ کر فرمایا کہ یہ تو مکمل کورٹ ہے۔ ڈاکٹر طاہر خان صاحب نے اپنے بیٹے ظاہر خان صاحب کے نام سے اسے تعمیر کروا کر جماعت کو پیش کیا ہے ان کا یہ بیٹا گزشتہ سال وفات پا گیا تھا۔

بیت کے پارکنگ ایریا میں دو بڑی مارکی لگا کر مردوں اور خواتین کے کھانا کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے ان مارکیز کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔ اس معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب صدر جماعت لاس انجلز و نائب امیر جماعت یو ایس اے سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے اور ساتھ ساتھ ہدایات فرماتے رہے۔

اس معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الحمید تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

لاس انجلز کا تعارف

لاس انجلز (Los Angeles) شہر کی بنیاد ستمبر 1781ء میں پڑی۔ 1821ء میں یہ شہر امریکہ کے ہمسایہ ملک میکسیکو کا حصہ بن گیا۔ 1850ء میں یہ شہر امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا کا حصہ بنا۔

اپنی آبادی کے لحاظ سے یہ امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا کا سب سے بڑا شہر ہے اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کا دوسرا سب سے بڑا شہر ہے۔ 40 لاکھ کی آبادی پر مشتمل یہ شہر 498 مربع کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ اقتصادی لحاظ سے اس شہر کی پیداوار 831 بلین ڈالر ہے اور اس طور پر یہ دنیا کا تیسرا بڑا شہر ہے جبکہ پہلے دو شہر ٹوکیو اور نیویارک ہیں۔

لاس انجلز شہر میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ قیام 1974ء میں ہوا اور مکرم رحمت جمال صاحب اس جماعت کے پہلے صدر نامزد ہوئے۔

1976ء میں یہاں جماعت کی تعداد صرف دس فیملیوں پر مشتمل تھی۔ یہ تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی رہی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاس انجلز جماعت پانچصد خاندانوں پر مشتمل ہے اور یہاں آباد احمدیوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے زائد ہے اور بڑی مضبوط اور فعال جماعت قائم ہے۔

یہ وہی امریکہ ہے جہاں 1920ء میں جماعت احمدیہ کے پہلے مربی حضرت اقدس مسیح موعود کے رفیق حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو ملک کے اندر داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا اور آپ کو قید کر دیا گیا تھا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا۔

امریکہ ہمیں ہرگز شکست نہیں دے سکتا۔ امریکہ میں ایک دن (کلمہ طیبہ) کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سارے امریکہ میں، مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی، شمال میں بھی اور جنوب میں بھی قریہ قریہ بستی بستی احمدی آباد ہیں اور بڑی مستحکم اور مضبوط اور فعال جماعتیں قائم ہیں اور امریکہ کے چپہ چپہ پر دن رات توحید کی صدا گونج رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا امریکہ کے مغربی علاقوں (West Cost) کا یہ دورہ انتہائی غیر معمولی برکتوں اور کامیابیوں کا حامل دورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ دور تاریخ کا ایک انقلاب آفریں دور ہے۔ جس میں آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ ایک منزل سے دوسری منزل کو پھلانگتے ہوئے آسمان کی رفعتوں کو چھو رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سرزمین میں بھی

جماعت کی عظیم الشان ترقی اور فتوحات کے لئے نئے دروازے کھل رہے ہیں اور جماعت احمدیہ امریکہ کامیابیوں کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔

5 مئی 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے بیت الحمید میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کے ساتھ ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 58 فیملیز کے 269 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز لاس اینجلز کے علاوہ Silicon Valley، Los Vegas اور Boston کی جماعتوں سے بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے آئی تھیں۔ لاس ویگاس سے آنے والی فیملیز 200 میل اور سلیکان ویلی سے آنے والی 350 میل اور Boston سے آنے والی تین ہزار میل کا طویل سفر طے کر کے آئی تھیں۔

ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

فیملی ملاقاتوں کے اس پروگرام کے آخر پر ملک سیرالیون سے تعلق رکھنے والے گیارہ زیر دعوت افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان میں سے ایک امام تھے اور باقی دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی اور سبھی کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

ان احباب نے کہا کہ ہم حضور انور کے شکرگزار ہیں کہ سیرالیون میں سیرالیونین لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے جماعت احمدیہ بہت کام کر رہی ہے۔ خصوصاً ہسپتالوں اور سکولوں کی تعمیر میں بہت کام ہوا ہے اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم انسانیت کی خدمت کریں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الحمید میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق سہ پہر چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں چالیس فیملیز کے 160 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور بچوں بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں لاس اینجلز کی جماعت کے علاوہ Silicon Valley، Portland اور Houston سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔ پورٹ لینڈ سے آنے والی فیملیز آٹھ صد میل اور ہیوسٹن سے آنے والی فیملیز ڈیڑھ ہزار میل کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

آج صبح اور شام کے سیشن میں ملاقات کرنے والوں میں 310 ممبران ایسی فیملیوں پر مشتمل تھے جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پا رہی تھیں۔ آج کا دن ان کی زندگیوں میں ایک انتہائی بابرکت اور یادگار دن تھا کہ زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قرب میں چند ساعتیں گزارنے کی سعادت ملی اور ڈھیروں برکتیں اور دعائیں حاصل کیں۔ کتنے ہی خوش نصیب ہیں یہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگی میں یہ سعادت پائی۔ جہاں یہ لوگ خود ان لمحات کو ہمیشہ یاد رکھیں گے وہاں ان کی نسلیں بھی ان گھڑیوں کو یاد رکھیں گی اور ان کی حفاظت کریں گی کہ ہماری ساری زندگی ایک طرف اور یہ چند لمحات ایک طرف جو ہمارا دین بھی سنوار گئے اور دنیا بھی سنوار گئے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں ہم سب کے لئے مبارک کرے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الحمید میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پرنٹ میڈیا میں آمد کا ذکر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لاس اینجلز (امریکہ) میں آمد کا ذکر یہاں کے پرنٹ میڈیا میں ہوا ہے۔

کیلیفورنیا (California) کے ایک روزنامہ اخبار Inland Valley Daily Bulletin نے اپنی ویب سائٹ پر پانچ مئی 2013ء کو درج ذیل خبر دی۔

احمدیہ جماعت کے سربراہ کا ویسٹ کوسٹ کا دورہ

Chino جنوبی کیلیفورنیا میں احمدیہ جماعت کے افراد بے چینی سے اپنے عالمی سربراہ کی آمد کے انتظار میں ہیں اور وہ ہفتہ کے دن آئیں گے۔ West Coast میں اپنے پہلے دورہ کے دوران حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایک ہفتہ سے زائد وقت کیلیفورنیا میں گزاریں گے۔ جس کا اکثر وقت بیت الحمید میں گزرے گا۔ جو Chino میں ہے۔ جہاں وہ چھ صد سے زائد خاندانوں سے ملیں گے اور بعض خطابات اور ایڈریسز بھی کریں گے۔

ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر احمدیہ جماعت یو ایس اے نے کہا کہ ہمارے لئے یہ ایسے ہی ہے جیسے جنت زمین پر ہو۔

یہ (دینی) سلسلہ جس کی بنیاد 1889ء میں رکھی گئی۔ دو صد سے زائد ممالک میں پھیلا ہوا ہے اور اس کے افراد کروڑوں میں ہیں۔ احمدیہ ویب سائٹ کے مطابق ان کا موجودہ مرکز برطانیہ میں ہے۔

احمدیہ جماعت وہ واحد (دینی) جماعت ہے جو ایمان رکھتی ہے کہ وہ مسیح جس کا دیر سے انتظار تھا وہ مرزا غلام احمد کی شخصیت میں ہندوستان میں آچکا ہے اور جس نے 23 مارچ 1889ء کو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

بیت الحمید کے امام شمشاد احمد ناصر صاحب نے کہا ہم اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتے ہیں اور اب پانچویں خلیفہ ہمارے پاس آرہے ہیں اور ہم ان کی برکات سمیٹنے کے لئے تیار ہیں۔

دوسرے اب تک اپنے مقدس وجود کے انتظار میں ہیں۔ لیکن ہمارا مقدس وجود آچکا ہے اور یہ ہمارے لئے بہت خوش قسمتی کی بات ہے۔

جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ہفتہ کے دن لاس اینجلز انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر پہنچیں گے۔ جہاں سے وہ Chino کے علاقہ میں بیت الحمید آئیں گے۔ خلیفۃ المسیح کی آمد کی تیاری میں جماعت کے افراد دن رات کام کر رہے ہیں اور سینکڑوں لوگ ان کے انتظار میں ہیں اور وہ نظمیں، حمد اور ترانے پڑھنے کے لئے تیار ہیں۔

اگلے ہفتے خلیفۃ المسیح جماعت کے خاندانوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھیں گے اور جمعہ کے دن دو بجے خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے جو یہاں سے دنیا بھر میں MTA پر Live نشر ہوگا۔

11 مئی کو جماعت احمدیہ کی طرف سے Beverly Hills کے ایک ہوٹل میں ایک Reception کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں بہت سارے اہم مہمان شامل ہوں گے جن کی تعداد اڑھائی صد سے زیادہ ہے۔ خلیفۃ المسیح اس تقریب میں، ...... دنیا میں Extremism کو مدنظر رکھتے ہوئے اس موضوع پر خطاب کریں گے کہ اس انتہاء پسندی کو کیسے روکا جا سکتا ہے اور یہ بھی بتائیں گے کہ لوگ کیوں ان راستوں پر چلتے ہیں۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا امریکہ کا یہ تیسرا دورہ ہے قبل ازیں انہوں نے 2008ء اور 2012ء میں East Coast کا دورہ کیا تھا۔ جماعت احمدیہ کا ماٹو ہے۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

عربوں اور بلاد شام سے جماعت کی بشارت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

میں نے ایک مبشر خواب میں مخلص مومنوں اور عادل اور نیکوکار بادشاہوں کی ایک جماعت دیکھی جن میں بعض اس ملک (ہند) کے تھے اور بعض عرب کے، بعض فارس کے اور بعض شام کے، بعض روم کے اور بعض دوسرے بلاد کے تھے جن کو میں نہیں جانتا۔ اس کے بعد مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے......اور تیرے لئے دعائیں کریں گے اور میں تجھے بہت برکتیں دوں گا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور میں ان کو مخلصین میں داخل کروں گا۔ یہ وہ خواب ہے جو میں نے دیکھی اور وہ الہام ہے جو خدائے علّام کی طرف سے مجھے ہوا۔

(لجۃ النور، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 339-340)

......6/اپریل 1885ء کو آپ نے ایک رویا دیکھی۔ اس بارہ میں حضور فرماتے ہیں:

''آج اسی وقت میں نے خواب دیکھا ہے کہ کسی ابتلاء میں پڑا ہوں اور میں نے اِنّا لِلّٰہِ ......کہا اور جو شخص سرکاری طور پر مجھ سے مؤاخذہ کرتا ہے میں نے اس سے کہا کیا مجھ کو قید کریں گے یا قتل کریں گے۔ اس نے کچھ ایسا کہا کہ انتظام یہ ہوا ہے کہ گرایا جائے گا۔ میں نے کہا کہ میں اپنے خداوند تعالیٰ جل شانہ کے تصرف میں ہوں جہاں مجھ کو بٹھائے گا بیٹھ جاؤں گا۔ اور جہاں مجھ کو کھڑا کرے گا کھڑا ہو جاؤں گا۔ اور یہ الہام ہوا: یدعون لك أبدال الشام وعباداللّٰه من العرب۔ یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں۔ خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کب اور کیونکر اس کا ظہور ہو۔

(مکتوب مورخہ 6۔اپریل 1885 مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 86)

مکرم ملک منیر احمد صاحب

میرے بھتیجے بشارت احمد ملک کا ذکرِ خیر

میرے چھوٹے بھائی ملک رفیع احمد صاحب حال جاپان کا بیٹا بشارت احمد بعمر 24 سال ایک لمبی بیماری کے بعد بروز جمعہ 7 ستمبر 2012ء کو ٹوکیو، جاپان میں اللہ کو پیارا ہوگیا۔

مرحوم حضرت ملک مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا پڑپوتا اور ملک بشارت احمد صاحب واقف زندگی سابق مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ کا پوتا اور مکرم بشیر الدین احمد خاکی صاحب کا نواسہ تھا۔

8 ستمبر کو ٹوکیو میں مرحوم کی نماز جنازہ مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم انیس احمد ندیم صاحب مشنری انچارج جاپان نے اجتماعی دُعا کرائی۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرحوم کی نماز جنازہ غائب مورخہ 6۔اکتوبر 2012ء کو قبل نماز ظہر بیت الفضل لندن میں پڑھائی۔ وفات سے قبل خدا تعالیٰ نے بشارت احمد کو توفیق دی کہ جون 2012ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لندن حاضر ہو کر ملاقات سے فیض یاب ہوا۔ یہ سفر اس کا خصوصاً حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے تھا۔

بشارت احمد ذہین اور خوش اخلاق، پنجوقتہ نمازوں کا پابند، چندوں میں باقاعدہ، خلافت سے والہانہ تعلق رکھنے والا، خاموش طبع اور مخلص اور باوفا نوجوان تھا۔ پیدائش سے قبل اس کی دادی جان محترمہ محمودہ بشارت صاحبہ نے خواب میں دیکھا کہ اس کے دادا جان محترم ملک بشارت احمد صاحب آئے ہیں۔ جس پر اُس کا نام بشارت احمد رکھا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے۔ اسے تحریک وقف نو میں پیش کیا گیا تھا۔ اس بنا پر اس کی دادی جان نے خصوصی توجہ دلائی تھی کہ اس کو بشارت احمد کہہ کر بلایا کرو۔ بشارت احمد بچپن میں بہت صحت مند اور پیارا بچہ تھا۔ اس کی تربیت میں اس کی دادی جان نے بہت محنت کی۔ چھوٹی عمر سے فجر کی نماز کیلئے چہرے پر ہلکے سے پانی کے چھینٹے ڈال کر جگایا کرتی تھیں۔ اس تربیت کا نتیجہ تھا کہ نماز کی پابندی کی عادت ہوئی۔ قرآن کریم بھی اُنہی سے پڑھا۔ چھ سال اور چند ماہ کی عمر میں پہلا دور مکمل کیا۔

بہت ذہین اور محنتی تھا۔ ہمیشہ کلاس میں پوزیشن لیتا رہا اور یونیورسٹی میں بھی چوتھی پوزیشن لی۔ اور خدا کے فضل سے Software Programming کی ڈگری 4 سال کی بجائے 3 سال میں مکمل کرلی۔ بشارت احمد کے اساتذہ اس کی تعریف کرتے۔ اپنی کلاس کے ساتھیوں میں اگر کسی کو مدد کی ضرورت ہوتی تو خوشی سے کرتا تھا۔ بشارت احمد کی والدہ محترمہ فرحانہ ملک صاحبہ بتاتی ہیں کہ جب وہ کلاس کی میٹنگ میں جایا کرتی تھیں تو بشارت کے کلاس فیلوز کی مائیں کہتیں کہ ان کی خواہش ہے کہ اُن کے بچے بھی اس جیسے ہوں۔

ٹوکیو میں مقیم فلپائن کے ایک نوجوان جو کہ دین حق میں دلچسپی رکھتے تھے۔ بشارت احمد سے ملے تو اس کی عادات اور اخلاص سے متاثر ہوئے اور پھر کچھ عرصہ احمدیت کے بارے میں جاننے پر خدا کے فضل سے بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔ وہ نوجوان اپنے ملک واپس جاچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت کے ساتھ دین حق پر قائم رکھے آمین۔

بشارت احمد کی والدہ بتاتی ہیں کہ بچپن میں وہ بشارت احمد اور اُس کی بہن سعدیہ ملک کو رات سونے سے پہلے انبیاء علیہ السلام اور صحابہ کرام کی کہانیاں سنایا کرتی تھیں۔ ایک رات رسول کریم ﷺ کے بچپن کے واقعات سنا رہی تھیں کہ بشارت احمد کے چہرے پر نظر پڑی جو آنسوؤں سے تر تھا۔ بزرگانِ سلسلہ کے قبول احمدیت کے واقعات سننے کا بہت شوق تھا جو وہ اپنے والد صاحب کے پاس بیٹھ کر اُن سے فرمائش کر کے سنا کرتا تھا۔

بشارت احمد کی ایک نمایاں خوبی اس کی نیک فطرت تھی۔ اس کی زمانہ طالب علمی کا واقعہ ہے جبکہ وہ ہفتے میں 5 دن یونیورسٹی جاتا تھا اور ویک اینڈ پر پارٹ ٹائم کام بھی کرتا تھا۔ ایک رات کو سخت طوفانی بارش ہو رہی تھی۔ بشارت احمد ہمیشہ کام ختم ہونے پر فون کر کے گھر اطلاع کیا کرتا تھا۔ اُس نے بتایا کہ اُس کی چھتری کوئی لے گیا ہے۔ اُس کے کام کی جگہ سے قریبی سٹیشن کا فاصلہ پیدل 12,10 منٹ کے فاصلے پر تھا۔ اس فکر سے کہ اتنا فاصلہ اتنی تیز بارش میں کیسے جائے گا۔ اُس کی والدہ بتاتی ہیں کہ انہوں نے بشارت احمد سے کہا کہ وہاں کہیں اور چھتریاں پڑی ہوں گی کوئی سی ایک اُٹھا لو۔ اِس پر اس نے جواب دیا کہ ”ایک احمدی ماں کو اپنے بچے کو یہ نہیں سکھانا چاہئے“۔

روز مرہ معاملات میں اس کی زندگی گزارنے کا انداز کچھ ایسا ہی رہا تھا۔ بہت سادہ طبیعت، سچائی۔ بے نفسی، ہر ایک کیلئے ہمدردی کا جذبہ، احساس ذمہ داری، والدین کی خدمت، اور خلیفہ وقت کی خدمت میں دُعاؤں کیلئے اکثر خط لکھتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ سونے سے قبل اپنی والدہ محترمہ سے کہا کہ مجھے تہجد کے لئے اُٹھا دینا۔ جب والدہ صاحبہ تہجد کے لئے اُٹھانے گئیں تو دیکھا تہجد کی نماز پڑھ رہا تھا۔ یوں تو بشارت احمد کی صحت کافی عرصہ سے خراب چلی آ رہی تھی۔ جس کو اس نے اپنی قوت ارادی، بے نفسی، صبر اور احساس ذمہ داری سے قابو کئے رکھا۔ اگرچہ اندر ہی اندر اُس کی صحت بہت گر رہی تھی۔ لیکن ہمیشہ والدین کی دل جوئی کرتا۔ ساتھ بیٹھ کر تسلی دیتا۔ والد صاحب کی طبیعت خراب ہوتی تو ان کی ٹانگیں دباتا اور اس وقت تک نہ اُٹھتا جب تک وہ سو نہ جائیں یا تاکید کرتا کہ اگر رات کو ضرورت ہو تو مجھے فون پر بیل دے دیں میں فوراً اپنے کمرے سے آ جاؤں گا۔ کھانے کے وقت اس بات کا خیال رکھتا کہ کتنی بھی پسند کی چیز کیوں نہ ہو باقی سب کو بھی ملے۔ اس کی دادی جان کو اس کی صحت کا بہت خیال رہتا وہ اُسے کہتیں کہ دوسروں کی اتنی فکر نہ کیا کرو اور کھا لیا کرو۔ موصوف کی زبان سے کسی کی بھی برائی نہیں سنی تھی اور نہ ہی کبھی شکایت کے رنگ میں کسی کی بات بیان کرتے سنا تھا۔ نہایت سادہ اور انکسار پسند وجود تھا۔

بشارت احمد کا ایک خاص انداز جو جاپانی روایات سے اُسے ملا تھا۔ یعنی جب گھر سے باہر کوئی جاتا تو عموماً جاپانی کہا کرتے ہیں۔ ”احتیاط سے جائیں“ لیکن بشارت احمد اِس عادت کی تکمیل میں یوں کہا کرتا تھا ”السلام علیکم، دُعا پڑھ کر جائیں“

بشارت احمد خوش الحان تھا۔ حضرت مصلح موعود کی ایک نظم ”قدموں میں اپنے آپ کو مولا کے ڈال تو“ اکثر گنگنایا کرتا تھا۔ اس کی مختصر زندگی مسلسل مجاہدانہ تھی۔ جماعتی کاموں کو بہت محبت و اخلاص سے کرتا۔ معتمد مجلس خدام احمدیہ ٹوکیو کے طور پر خدمت کر رہا تھا۔ بہت سے مواقع پر اُردو سے جاپانی میں تراجم کا کام کرنے کی توفیق پاتا رہا۔ مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ ربوہ سے جاپانی ترجمہ قرآن مجید کے کام کے سلسلہ میں حضور انور کے ارشاد پر جاپان تشریف لائے تو ان کے ساتھ کام میں معاونت کروانے کیلئے بہت شوق سے جاتا اور بارہا دو یا تین روز تک مسلسل ان کے ساتھ کام کیلئے قیام کئے رکھتا۔ وہ بتاتے ہیں کہ بشارت احمد بہت محنت، سنجیدگی اور لگن سے کام کیا کرتا تھا۔ دعوت الیٰ اللہ کا بھی موصوف کو بہت شوق تھا مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب نے ایک مرتبہ ذکر کیا کہ ایک روز ان کو بشارت احمد نے فون کر کے فوری طور پر کچھ جاپانی مہمانوں سے ملنے کیلئے وقت دینے کی درخواست کی۔ اور جب ملنے آیا تو پانچ جاپانی مہمان اس کے ساتھ تھے۔ کہنے لگا کہ گزشتہ روز یوم دعوت الیٰ اللہ میں ان سے رابطہ ہوا تھا لیکن ان کو دین حق کا تفصیلی تعارف کروانے اور ان کے سوالات کے جواب دینے کیلئے فوری طور پر آپ کے پاس اس لئے لے آیا ہوں کہ بعد میں شاید یہ مصروف ہو کر نہ آئیں، اور یہ موقع ضائع نہ ہو جائے۔ چنانچہ ان کے ساتھ پانچ گھنٹہ تک سوال و جواب کی دلچسپ اور مؤثر میٹنگ جاری رہی۔

حضرت مسیح موعود کی تصنیف ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کا جاپانی ترجمہ اکثر پڑھتا تھا۔ گھر میں حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا مکمل سیٹ موجود ہے۔ والدہ محترمہ سے کہا کرتا تھا کہ آپ تمام کتابیں پڑھیں۔ آپ تو اُردو پڑھ سکتی ہیں۔ ہائی سکول کے زمانہ کی بات ہے کہ بشارت احمد نے حضرت مسیح موعود کو خواب میں دیکھا جس کا ذکر بہت شوق سے کیا کرتا تھا۔ بتاتا تھا کہ جیسے سمندر کے کنارے کھڑے ہیں۔ وہاں ایک میز پر کھانے کی ایک پلیٹ میں چاول ہیں جو بہت زیادہ ہیں۔ بشارت خیال کرتا ہے کہ یہ بہت چاول ہیں اور محسوس کرتا ہے کہ اُس سے سارے چاول نہ کھائے جاسکیں گے۔ پھر جیسے حضرت مسیح موعود تشریف لاتے ہیں اور اُس پلیٹ سے کچھ چاول کھاتے ہیں اور فرماتے ہیں باقی اتنے تو کھا لو گے نا۔ اور گلے سے لگاتے ہیں۔

اُس لمحے کا منظر بشارت احمد یوں بتاتا تھا کہ سمندر کے اُس پار سورج جیسے غروب ہو رہا ہے۔ کچھ فاصلہ پر بشارت احمد کی اکلوتی بہن اور محترمہ والدہ صاحبہ کھڑے ہیں اور دیکھ کر بہت خوشی محسوس کر رہے ہیں۔

پھر بشارت احمد کے والد محترم ملک رفیع احمد صاحب نے بتایا کہ وفات سے چند روز قبل بشارت احمد نے خواب سنایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اُسے اللہ میاں کے پاس لے کر گئے ہیں اور بشارت احمد کے لئے کہتے ہیں کہ خدایا بشارت احمد بہت تکلیف میں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ خدا بشارت احمد کو اپنی مغفرت کے سایہ میں رکھے اور اپنی رحمت کی چادر میں اسے ڈھانپ لے اور اس کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

❁ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی مورخہ 9 مئی 2013ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں انجیو پلاسٹی ہوئی ہے۔ ایک عدد سٹنٹ ڈال دیا گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے فعال زندگی عطا کرے اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ خاکسار کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم سعید اللہ ملہی صاحب ابن مکرم چوہدری حمید اللہ ملہی صاحب دارالنصر غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میرا بیٹا عزیزم جری اللہ بعمر 10 سال گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ ایک گردہ بالکل ختم ہو چکا ہے اور بقیہ گردہ 22 فیصد کام کر رہا ہے۔ ابھی تک اس کے 9 آپریشن ہو چکے ہیں۔ اب دسواں آپریشن S.I.U.T ہسپتال کراچی میں متوقع ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ شفاء عطا فرماوے۔ آمین

❁ مکرم منصور احمد گوندل صاحب گلشن جامی کراچی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم عامر اقبال گوندل صاحب ابن مکرم اعجاز احمد گوندل صاحب (مرحوم) آف گلشن جامی کراچی کا چند روز پہلے موٹر سائیکل کا کار سے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ جس کے نتیجے میں بازو اور کندھے میں تین جگہ فریکچر ہو گیا ہے۔ میمن میڈیکل سنٹر گلستان جوہر کراچی میں آپریشنز کے ذریعہ بازو میں دو جگہ پلیٹیں ڈالی گئی ہیں۔ طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم فلائیٹ لیفٹیننٹ (ر) عبدالمومن محمود ڈوگر صاحب دارالعلوم غربی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے نواسے فرقان احمد عمر اڑھائی سال کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم مغفور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نظارت خدمت درویشاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ محترمہ امینہ فرحت صاحبہ اہلیہ محترم خان عبدالرحمٰن خان صاحب ایم اے ایل ایل بی سابق مربی امریکہ و کینیڈا بقضائے الٰہی مورخہ 6 مئی 2013ء کو ہالینڈ میں وفات پاگئیں۔ آپ کی عمر 91 سال تھی۔ آپ حضرت سردار کرم داد خان صاحب بلوچ رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی اور حضرت پیر منظور محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود موجد قاعدہ یسرنا القرآن کی نواسی تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ ہالینڈ میں مورخہ 8 مئی کو مکرم حامد کریم صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ نے پڑھائی۔ مورخہ 11 مئی 2013ء کو ربوہ جنازہ لایا گیا اور بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں، عبادت گزار، صالحہ اور غرباء سے ہمدردی اور ان کی خدمت کرنے والی تھیں۔ خاندان حضرت اقدس کے ساتھ انتہائی عقیدت و احترام کا تعلق تھا اور خلافت کے ساتھ کامل وفا اور عشق کا تعلق تھا۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم صلاح الدین خان صاحب آف کراچی، مکرم جمال الدین خان صاحب آف ہالینڈ، مکرم ڈاکٹر رفیع الدین خان صاحب، مکرم سلیم الدین خان صاحب آف جرمنی، دو بیٹیاں مکرمہ سفینہ فرخ خان صاحبہ اہلیہ مکرم ھبۃ النور صاحب امیر ہالینڈ اور مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ اہلیہ عبدالحق صاحب ہالینڈ چھوڑی ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے ہمیشہ خلافت اور نظام خلافت کے ساتھ پیوستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

❁ مکرم منور احمد چچہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

مستحق طلبہ کی امداد

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اِقْرَاْ....... کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔" آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا، یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے، پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

آپ کے عاشق صادق سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔۔۔"

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

علم و معرفت میں کمال حاصل کرنا اب صرف احمدی کی شان ہوگا جس کی زندہ مثال ڈاکٹر عبدالسلام ہیں۔ ہمیں تو ہزاروں ڈاکٹر عبدالسلام چاہئیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا

"اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔"

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

"اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، مجھے بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ نمبر 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا

"طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ "امداد طلبہ" کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ امسال یکم جولائی 2010 سے جون 2011 تک 7379 طلباء/ طالبات کو وظائف اور 302 طلباء/ طالبات کو کتب مہیا کر چکے ہیں۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ قوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1:۔ سالانہ داخلہ جات، 2:۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3:۔ درسی کتب کی فراہمی، 4:۔ فوٹو کاپی مقالہ جات، 5:۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار روپے سالانہ سے 10 ہزار روپے تک

2۔ کالج لیول 24 ہزار روپے سالانہ سے 36 ہزار روپے تک

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد "امداد طلبہ" میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون: 0092 47 6215 448

موبائل: 0092 321 7700833

0092 333 6706649

E-mail: assistance@nazarattaleem.org

URL: www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

عجائبات عالم

نہر پانامہ

ایک عظیم آبی گزرگاہ جس نے دوسمندروں کو ملا دیا

وسطی امریکہ میں بحیرہ کریبیئن اور جنوبی بحرالکاہل کی سرحدوں کے درمیان ایک چھوٹا سا ملک پانامہ واقع ہے۔ پانامہ دنیا کے دو عظیم سمندروں کے سنگم پر واقع ہے۔ ان دونوں سمندروں کو نہر پانامہ آپس میں ملاتی ہے۔ دنیا بھر میں صرف دو نہریں ایسی ہیں جو کسی زرعی مقصد کے لئے نہیں بنائی گئیں بلکہ ان کے بنانے کا مقصد فاصلوں کو کم کرنا اور وقت کی بچت تھا۔ ان میں ایک نہر سویز ہے جو کہ مصر میں واقع ہے اور بحیرہ احمر کو بحیرہ روم سے ملاتی ہے۔ دوسری نہر پانامہ ہے جو بحرالکاہل کو بحر اوقیانوس سے ملاتی ہے۔

وسطی امریکہ میں سات چھوٹے چھوٹے ترقی پذیر ملک شامل ہیں۔ وسطی امریکہ کی اس پٹی میں پانامہ ہی ایک ایسی جگہ پر واقع ہے جہاں اس پٹی کی چوڑائی سب سے کم یعنی 65 سے 70 کلومیٹر تک ہے۔ بظاہر دیکھا جائے تو 70 کلومیٹر لمبی نہر بنانا انجینئرنگ کا کوئی بڑا کمال نہیں تھا مگر نہر پانامہ کو بنانا اس لئے مشکل تھا کیونکہ یہ نہر سطح سمندر سے 100 سے 200 میٹر اونچے علاقے میں بنی تھی۔ اس کے دونوں حصوں یا کناروں کو دنیا کے دو بڑے سمندروں شمال میں بحر اوقیانوس اور جنوب میں بحرالکاہل کی سطح سے ملانا تھا اور نہر کی گہرائی اور چوڑائی اتنی رکھنی تھی کہ ایک لاکھ ٹن سے زیادہ وزن کے بحری جہاز آسانی سے اس میں سے گزر سکیں۔

1502ء میں کرسٹوفر کولمبس کے پانامہ پر قدم رکھنے کے بعد پہلی بار ایک ہسپانوی مہم جو جونیز ویسکوئز نے 26 ستمبر 1513ء کو بالبوآ کے مقام سے پانامہ کو شمال کی طرف عبور کیا اور اس کم چوڑے نئے راستے کو دریافت کیا۔ بعدازاں یورپی تاجروں نے اس راستے کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اس علاقے میں نہر کی تعمیر کا سب سے بڑا فائدہ 2 ہزار 5 سو کلومیٹر شمال میں واقع امریکہ کو ہوتا جبکہ مغربی یورپ میں واقع بڑے صنعتی ممالک برطانیہ، جرمنی، فرانس، سپین اور پُرتگال کے تاجروں کو بھی امریکہ کے مغربی شہروں اور ایشیا میں جاپان تک سامان تجارت لے جانے میں آسانی ہوتی۔ نہر سویز بنانے والی فرانسیسی کمپنی ''یونیورسل انٹراوشین کینال کمپنی'' نے 1881ء میں نہر کی تعمیر کا باقاعدہ آغاز کر دیا۔ کمپنی کی مالی معاونت ایک فرانسیسی سرمایہ کار فرنانڈو ڈی لیسپس نے کی۔ اسی تاجر نے نہر سویز کی تعمیر میں سرمایہ لگایا تھا۔ 1889ء میں بعض پیش آمدہ مشکلات کے باعث نہر کی کھدائی کا کام روکنا پڑ گیا۔ کولمبیا کے بعض سیاستدان امریکہ کے ہاتھوں نہر کی تکمیل کے خلاف تھے۔ کولمبین حکومت اور فرانسیسی کمپنی (UICC) کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے۔

امریکی حکومت جسے نہر کی تعمیر سے سب سے زیادہ دلچسپی تھی نے UICC کو خریدنے میں دلچسپی ظاہر کی۔ چنانچہ 1902ء میں امریکہ نے یہ کمپنی خرید لی۔ اسی دوران صدر روز ویلٹ کی کوششوں سے امریکی سینٹ نے پانامہ میں موجودہ جگہ پر نہر کی تعمیر کا بل پاس کر دیا۔ جنوری 1903ء میں امریکہ اور کولمبیا کے درمیان نہر پانامہ کی تعمیر کے لئے ایک معاہدہ ہوا۔ 18 نومبر 1903ء کو پانامہ اور امریکہ کے درمیان نہر بنانے اور نہر کا انتظام چلانے سے متعلق ایک تاریخی دستاویز پر دستخط ہوئے۔

امریکی کینال کمیشن کے چیف انجینئر جان ایف سٹیونز کی زیر قیادت نہر کی تعمیر دسمبر 1903ء میں شروع ہوگئی۔ نہر کی باقاعدہ کھدائی 1906ء میں شروع کی گئی۔ یہ عظیم منصوبہ 10 سال میں تقریباً 36 کروڑ 66 لاکھ 50 ہزار ڈالر کی لاگت سے مکمل کر لیا گیا۔ امریکیوں نے اوسطاً 40 ہزار مزدوروں کو کھدائی کے کام پر لگایا۔ جھیل گاتن اور خلیج لیمن کے علاقے کو ملا کر نہر کی کل لمبائی 64 کلومیٹر (40 میل) بنتی ہے۔ نہر کی گہرائی 12 میٹر (41 فٹ) جبکہ چوڑائی 150 میٹر (500 فٹ) ہے۔ دنیا میں ہر سال 12 ہزار سے زائد چھوٹے بڑے جہاز نہر کو کراس کرتے ہیں۔ ایک 50 ہزار ٹن تک کے جہاز کو نہر کراس کرنے میں 12 سے 16 گھنٹے لگتے ہیں۔ نہر کی تعمیر میں انجینئرنگ کا بڑا شاہکار تین لاک چیمبرز ہیں۔ نہر کی تعمیر کا منصوبہ 1913ء میں مکمل ہوا جبکہ نہر کو اگست 1914ء میں کھولا گیا اور پہلا بحری جہاز 15۔ اگست 1914ء کو نہر میں داخل ہوا۔ 18 نومبر 1903ء سے نہر پانامہ کا کنٹرول امریکہ کے پاس تھا۔ 31 دسمبر 1999ء کو نہر پانامہ کا کنٹرول حکومت پانامہ کے حوالے کر دیا گیا۔ یہ معاملہ امریکہ اور پانامہ حکومت کے درمیان ایک معاہدہ کے ذریعے طے پایا۔ اس معاہدے کے تحت دونوں حکومتوں نے اس بات کی ضمانت دی کہ نہر کے علاقے کو ہمیشہ غیر جانبدار رکھا جائے گا۔

اس نہر نے قرآن کریم کی ایک عظیم پیشگوئی کو پورا کیا جس میں سمندروں کو ملانے کا ذکر ہے۔

خبریں

بھارت کے ساتھ امن عمل آگے بڑھائیں گے

مسلم لیگ ن کے صدر نواز شریف کا کہنا ہے کہ پاک فوج کو اعتماد میں لے کر بھارت کے ساتھ امن عمل اور مذاکرات کو آگے بڑھایا جائے گا۔ پاکستانی سرزمین بھارت میں دہشت گردی کے لئے استعمال ہونے نہیں دیں گے۔ کارگل اور ممبئی حملوں جیسے واقعات نہیں ہونے دیئے جائیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ اقتدار سنبھالنے کے بعد معیشت کی بحالی سب سے بڑا چیلنج ہوگا۔ اگر معاشی استحکام ہوگیا تو بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔

لٹیروں سے ایک ایک پائی کا حساب لیں گے

مسلم لیگ ن کے رہنما شہباز شریف نے کہا ہے کہ پاکستانی عوام کو لوٹنے والا کوئی شخص قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔ ہم اقتدار میں آکر لٹیروں سے ایک ایک پائی کا حساب لیں گے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں دیگر پارٹیوں سے مل کو حکومت بنائیں گے۔ پختونخواہ میں پی ٹی آئی کو حکومت سازی کا حق ہے۔ کراچی میں میٹرو بس چلائیں گے۔

قومی و پنجاب اسمبلی کے مزید 36 آزاد ارکان ن لیگ میں شامل

قومی اور پنجاب اسمبلی کے مزید 36 آزاد نو منتخب ارکان نے مسلم لیگ ن میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ پنجاب میں ن لیگ کو دو تہائی سے زائد کی اکثریت حاصل ہوگئی۔ اسے کسی دوسری جماعت کی حمایت درکار نہیں ہوگی۔ پنجاب میں 40 سے زائد آزاد امیدوار کامیاب ہوئے۔

حلقہ این اے 250 کراچی میں 19 مئی کو دوبارہ پولنگ

الیکشن کمیشن نے کراچی سے قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 250 کے 43 پولنگ سٹیشنز پر دوبارہ ووٹنگ کا شیڈول جاری کر دیا ہے۔ اس حلقے میں دھاندلی اور تاخیر سے پولنگ شروع ہونے کے باعث انتخاب کالعدم قرار دیا گیا تھا۔ دوسری جانب الیکشن کمیشن نے لودھراں سے قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 154 میں دوبارہ گنتی کا حکم دیا ہے۔

عطیہ خون۔ خدمت بھی عبادت بھی

ربوہ میں طلوع وغروب 16 مئی

طلوع فجر	3:42
طلوع آفتاب	5:09
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:00

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

پلاٹ برائے فروخت
انتہائی باموقع 24 مرلہ پلاٹ بالمقابل بیت الذکر دارالصدر شمالی حدی متصل کوارٹرز وقف جدید برائے فوری فروخت دستیاب ہے۔ 0334-6365155
رابطہ: 0333-8206065, 0333-6568309

CASA BELLA
Home Furnishers

Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flouring.

FR-10